دنیا نے بت کدوں میں پہلا وہ گھر خدا کا
ہم اس کے پاسباں ہیں وہ پاسبان ہمارا

شام میں جو تباہی اور مسلم کشی ہوئی، وہ نہ ہوتی اگر ایران، اقوامِ متحدہ کے چارٹر کی پابندی کرتا اور وہاں کے اندرونی معاملات میں دخل نہ دیتا۔

شب پانزدہم شعبان

جامعہ بنوریہ عالمیہ کے مفتی محمد نعیم دامت برکاتہ، کا مقالہ شب برأت یا شب قدر کے عنوان سے روزنامہ ''جنگ'' میں نظر سے گزرا جس میں انہوں نے اس رات کے فضائل و مناقب کے بیان میں انہی کمزور احادیث کی تکرار فرمائی ہے جو اہل تقلید ہمیشہ سے پیش کرتے آرہے ہیں اور جن کی تردید ہم کرتے آرہے ہیں۔

شب قدر کو ہم لیلۃ القدر کا فارسی متبادل تسلیم کرتے ہیں، کیونکہ لیلۃ القدر اپنے عربی لباس میں زینتِ قرآن ہے۔ یہاں اتنا ضرور عرض کریں گے کہ شب قدر تفریس ہے لیلۃ القدر کی، اس لیے اسے، شب پانزدہم ماہ شعبان کے سلسلے میں بولنا یا لکھنا صریح علمی خیانت و تحریف ہے جو مفتی صاحب جیسے عالم دین کے علو مرتبت کے منافی ہے۔ اسلام کی زبان عربی ہے۔ صلوٰۃ عربی میں ہے تو اس کا فارسی متبادل نماز ہے۔ اسی طرح صوم عربی کا فارسی متبادل روزہ، عجمی علاقوں میں مروج ہے۔ یہاں تک تو بات صاف ہوگئی۔ مگر ایسی تراکیب جن میں شب یا پنج کا استعمال ہوا ہے اور ان کے اصل قرآن و حدیث میں موجود نہیں تھے، وہ عجمی یا ہندی بدعی تراکیب ہیں۔ گیارہویں، بالبداھت ہندی ایجاد ہے۔ وعلیٰ ھذا القیاس، پنج تن پاک۔ گویا شب پنج اور گیارہویں اپنے اندر ہی سراغ بدعت رکھتی ہیں۔

البتہ مفتی صاحب مدظلہ العالی نے اپنے مقالہ کی تقویت اور ضعیف روایات کا ضعف دور کرنے کیلئے اس دفعہ اپنے ہی مسلک کے ایک قابل احترام مفتی محمد تقی عثمانی کا فتویٰ بھی شامل تحریر فرمایا ہے، جو دراصل ہمارے ہی مؤقف کی تائید ہے مگر اعتراف حقیقت میں انبساط قلبی کی بجائے، انقباض تعصب سے کام لیا گیا ہے اور آخر میں ''میں نہ مانوں'' کے تحت پرنالہ وہیں رکھا، فتویٰ یوں ہے:

واقعہ یہ ہے کہ شب برأت کے بارے میں یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ اس کی فضیلت حدیث سے ثابت نہیں حقیقت یہ ہے کہ دس روایات صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں جن میں اس رات کی فضیلت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

بیان فرمائی ہے ان میں بعض احادیث سند کے اعتبار سے کمزور ہیں مگر حضرات محدثین اور فقہا کا فیصلہ ہے کہ روایت اگر سند کے اعتبار سے کمزور ہو اور اس کی تائید میں بہت سی احادیث ہو جائیں تو اس کی کمزوری دور ہو جاتی ہے۔ اس میں کچھ توجہ کے لائق ہے۔ اسی میں انقباض تعصب آیا ہے۔ چلو اتنا تو مان لیا کہ ہمارا موقف کسی حد تک درست ہے۔ اس سے آگے کا حال ہمارے صرف ایک ہی سوال کے جواب میں کھل جائے گا۔ اگر دس کی دس روایات کمزور ہوں تو بھلا وہ ساری مل کر کچھ ضعیف روایات کا ضعف کیسے دور کر سکتے ہیں؟ پھر ہمیں ایسے فقہا اور محدثین کا بھی پتا بتایا جائے جو یہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی عدالت میں دس کمزور شہادتیں پیش کی جائیں تو ملزم کو پھر بھی سزا دینی چاہیے؟ یہ اب ایک مفید کام بن گیا جس کے تین بینیفشری ہیں۔ اولاً آتش بازی کا سامان بیچنے والے۔ ثانیاً، حلوہ مانڈا کھانے والے۔ ثالثاً ان محافل میں وعظ کر کے فیس لینے والے۔ یہی وجہ ہے کہ، آتش بازی اسلام میں صریحاً حرام ہے مگر کوئی واعظ اس کی حرمت بیان نہیں کرتا۔ ہاں اگر دس روایات میں سے ایک روایت بھی صحیح ہوتی تو دلدادگانِ حدیث، ہم اہل حدیث دوڑ کر اسے چوم لیتے۔

بجلی کا قصہ

وزیر اعظم خود یا ان کے برادر خورد وزیر اعلیٰ پنجاب جائیں تو موٹرویز، انڈر پاسز، ایریا سز، میٹرو بس اور اورنج ٹرین کے ساتھ سی پیک بھی بن سکتے ہیں۔ مگر انہوں نے چاہا نہ بجلی بنی۔ بجلی بنانا، ان کی کبھی ترجیح رہا۔ وہ فرماتے ہیں پچھلوں سے پوچھو مگر پچھلوں میں دو بار تو وہ خود شریک تھے۔ سوئس سے پوچھیں۔ رہا افطار و سحر یا نماز تراویح، ان کے متعلق، وہی وعدہ ارزانی دہرا دیا گیا ہے، جو ہمیشہ کی طرح امسال بھی پورا نہ ہوگا۔ انہیں گلا ہوا کرتا تھا کہ انہیں مدت نہیں پوری کرنے دی گئی۔ مگر اب تو وہ چار سال کی ٹرم پوری کر رہے ہیں مگر بجلی نہ دے سکے اور اللہ کرے وہ 2018ء میں بھی نئے سرے سے وزیر اعظم بن جائیں مگر بجلی نہ دیں گے کیونکہ ان کی دلچسپیوں کے میدان، گوادر سے وسیع ہو کر افریقہ تک چلے گئے ہیں وہ تاریخ عالم میں لیڈر کا نام و مقام پانا چاہتے ہیں۔ رہا پاکستان تو یہ ان کی طبع کی جولانیوں کے سامنے تنگ ہے۔ ان کا دل یہاں نہیں لگتا، اسی لیے زیادہ تر بیرون ملک رہتے ہیں۔ وہ یہاں رہتے، یہاں ہوتے تو شاید لوڈ شیڈنگ کے جہنم میں جلنے والوں کی آہ و بکا، مزاج شاہاں پر گراں گزرتی اور وہ جاگ کر بجلی کی تیاری کا حکم دیتے۔ و ما علینا الا البلاغ.